دیئے بغیر اپنی کہے جارہی تھی ؟ یا اللہ میں کیا کرو اسکا وہ بڑبرائی تھی سنو تم کچھ بولو گے تبھی تو میں تمہاری ہیلپ کروں گی بولو بھی ؟؟ اب وہ جھنجھلائی تھی اسکی خاموشی سےمیرا کوئی نہی ہے تبھی اس زخمی وجود کی سردسی سر گوشی آواز اسکے کانوں سے ٹکرای اسے بے اختیار خوف محسوس ہوا تھا کیا میں اس سے ہمدردی کر کے غلط تو نہیں کر رہی اسے اپنے خیالوں سے اس زخمی کی آواز نے نکالا تھاکیا آپ مجھے ہسپتال لے جائینگی ؟

میں اب جینا چاہتا ہوں یہ الفاظ کہتے ہوئے وہ خود حیران تھا تھوڑی دیر پہلے تک وہ یہاں سسک سسک کے مرنے کو تیار تھا اور اب ؟

وہ زندہ رہنا چاہتا تھا لیکن کیوں اس لڑکی کو دیکھتے ہی اتنے زندہ رہنے کا فیصلہ کیوں کر لیا؟

ایک گاڑی والے اور بائیک والے کو اسنے کیوں چپ چاپ گزر جانے دیا اگر اسے جینا ہی تھا وہ اتنا کمزور تو نہیں تھا کے کسی سے مدد کے لئے یوں منت کرتا وہ بھی ایک لڑکی سےدیکھو میرے ساتھ کوئی چالا کی کی تو جان سے مار دونگی تمہیں سمجھے ہیلپ کر رہی ہوں محسن ہوں تمہاری دھو کہ دیا تو دیکھ لینا ویسے کرنی تو نہیں چاہیے تمہاری مدد لیکن کیا کروں اتنا بڑا دل ہے میرا اسکی بات پے و وہ خیالوں سے باہر آیا تھا اب دو اسکو اٹھنے کا کہہ رہی تھی درد کو برداشت کرتے وہ با مشکل اٹھنے کی کوشش کرنے لگا اس لڑکی نے اسکو نو جو ان کو اٹھنے میں مدد دی وہ کھڑا ہو چکا تھا لیکن اتنی سی کوشش میں مقابل بری طرح ھانپ چکی تھی اللہ

کیا کھاتے ہو تم؟ وہ ہانپتے ہوے بولی تھی اب وہ اسکا بازو اپنے کندھے پے ڈال کے اسکو گاڑی تک لے کے جارہی تھی اس سارے وقت میں وہ زخمی چپ رہا تھا نو جو ان کو پسنجر سیٹ پے بیٹھا کے اسنے گاڑی اسٹارٹ کی تھی

نام کیا ہے تمہارا؟

لڑکی نے سوال کیا تھا؟ نوجوان ہنوز خاموش ہی تھا

میر انام ہالے سلطان ہے اب تم بتاؤ تمہارا نام کیا ہے ساتھ ہی بڑ بڑای تھی نخرہ تو دیکھو

عمر؟ عمر ہے حیات وہ نقاہت سے بولا تھااب کے بالے کو شرمندگی ہوئے تھی وہ زخمی تھا اور وہ اس سے کیسے سوال پوچھ رہی تھی

تمھیں درد تو نہیں ہو رہا؟ ہالے نے فکر مندی سے پوچھا تھا

" نہیں " یک لفظی جواب آیا تھا ہم جلدی پہنچ جاین گئے ہالے نے اسکو تسلی دی تھی

لیکن کافی دیر بعد بھی اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر ہالے بھی خاموش ہو چکی تھی باقی راستہ خاموشی سے کٹا تھا ہسپتال کے دروازے پے پہنچتے ہی وہ بغیر کچھ کہے کار سے اتر گئی تھی 5 منٹ بعد وہ عمر حیات کو 2 وارڈ بوئز کے ساتھ آتی دکھائی دی تھی درد اب برداشت سے باہر تھا اسکی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہونے لگی تھیں آخری الفاظ جو اسنے سنا تھا وہ یہ

تھے

میرا شوہر ہے یہ ڈاکٹر صاحب ایسے کیسے نہیں کرینگے آپ علاج؟
دیکھیں بی بی یہ پولیس کیس ہے ہم پہلے پولیس کو انفارم کرینگے اسکے بعد ہی ہم کچھ کر سکتے ہیں اگر تب تک میرا شوہر مر گیا تو کیا کرینگے آپ ؟؟
یہ آپ کا مسلہ ہے ہمارا نہیں اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے وہ چند لمحے ڈاکٹر کو دیکھتی رہی جب سے وہ آئی تھی تب سے یہی بحث چل رہی تھی اس وقت رات کے 3 بج چکے تھے اب تک نا جانے گھر میں بجو اسکے لئے کتنے جھوٹ بول چکی ہونگی اب اسکی برداشت کی حد ختم ہو چکی تھی اور سامنے کھڑا ڈاکٹر اب اپنے فون کے بٹن دبا رہا تھا شاید وہ پولیس کو کال کر رہا تھا اگر پولیس آجاتی تو کیا ہوتا؟ بابا کو پتا چل جاتا کے وہ مدحت (ہالے کی دوست) کے گھر پے نہیں ہے بلکہ سڑکوں کی خاک چھان رہی تھی یہ بھی قبول تھا لیکن وہ اس وقت رات کے 3 بجے ایک انجان زخمی آدمی کو اپنی گاڑی میں بٹھا کے ہسپتال لے کے آئی ہے تو اسکی موت پکی تھی اسکا ذہن اب جمع تفریق کر رہا تھا اس سے پہلے کے ڈاکٹر پولیس کو کال کرتا اسنے ڈاکٹرکا فون انکے ہاتھ سے اچک لیا تھا ایک منٹ ڈاکٹر صاحب میں کال کر لیتی ہوں
جیسی اپکی مرضی یہ کہ کے ڈاکٹر آگے بڑھ گئے جب کے ہالے اب اس سوچ میں تھی کے کیا کیا جائے ڈاکٹر سے بحث میں ویسے بھی 10 منٹ برباد ہو چکے تھے اس وقت ایسا کون تھا جو اسکی مدد کرتا ؟ بجو او نر مدد کرتا ؟ بجو اونہوں وہ تو خود اتنی ڈرپوک ہیں مدحت یار اسکا تو آج مایوں ہے فراز

اوہ نہیں اسکو تو آتے ہوئے بھی 2 گھنٹے لگ جائنگے کون یہاں جلدی آسکتا تھا اور پھر اچانک اسکے ذہن میں کچھ کلک ہوا ایک شخص اب بھی تھا جو اسکی مدد کر سکتا تھا جو ہالے کے کہنے پے آگ میں بھی کو د سکتا تھا اسکا خیال آتے ہی ہالے کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں اور اب اسکی انگلیاں ہارون شاہد کا نمبر ڈائل کر رہی تھیں۔۔تقریباً 10 منٹ بعد ہارون ہسپتال کے کوریڈور میں آتا دکھائی دیا تھا اسکی آنکھیں سرخ تھیں اور بال بکھرے ہوئے وہ یقیناً نیند سے جاگا تھا ہہالے کو اپنے سامنے دیکھ کے وہ دوڑتا ہوا اس تک آیا تھا ہالے تم ٹھیک ہونا؟ تمھیں کہاں لگی ہے ؟ تم یہاں کیوں کھڑی ہو ڈاکٹر کہاں ہے ؟ تم کیسے کار چلا۔۔۔

افففف بس بھی کرو یار میں بلکل ٹھیک ہوں یہ آدمی عمر کی طرف اشارہ کر کے کہا اسکا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے میری کار سے ڈاکٹر سے بات کرو اس کا علاج شروع کر وادو پلیز لیکن یہ سب۔۔ یہ سب میں بعد میں سمجھا دونگی اچھا میں ابھی آیا یہ کہ کے وہ ڈاکٹر کے کیبن کی طرف بڑھ گیا اور پھر ہالے سلطان نے 5 منٹ بعد دو میل نرسز کو عمر حیات کو آئی سی یو میں لیجاتے ہوئے دیکھا اور آسودگی سے آنکھیں موند لیں لیکن ابھی کہاں اب بتاؤ مجھے یہ کیا چکر ہے اپنے عقب سے آتی ہارون کی آواز پے وہ جی بھر کے بدمزہ ہوئی تھی

اس وقت میں بہت تھک چکی ہوں یار بعد میں بتا دوں گی وہ کوفت سے بولی تھی ہالے مجھے پاگل بنانا بند کرو اس لڑکے کو گولی لگی ہے یہ پولیس کیس ہے اب کے اسکی آواز میں غصہ تھا اچھا یہ تو بتاؤ تم نے اس کھڑوس

ڈاکٹر کو کیا بتایا جو وہ علاج کرنے کو تیار ہو گیا ہالے کا انداز ٹالنے والا تھا
میں MNA کا بیٹا ہوں کیا کچھ اور کہنے کی ضرورت تھی ؟
یار کتنے مزے ہیں نا تمہارے ؟ وہ اب بھی اصلی موضوع سے بچنا چاہتی تھی
مجھے پوری بات بتاؤ ہالے اچ
اور اب اس نے ہار مان لی تھی اچھا سنو میں گزر رہی تھی ایک روڈ سے
اور؟
اور پھر ہالے نے اسکو پوری راوداد سنادی تھی
اور ہارون کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں کافی دیر بعد وہ بولا تو اسکی آواز میں حیرت تھی غصہ تھا بے بسی تھی
وہ تمہارے ساتھ کیا کچھ نہیں کر سکتا تھا ہالے تم سوچ بھی نہیں سکتیں اسکو گولی لگی ہے وہ گنڈا ہو سکتا ہے دہشت گرد ہو سکتا ہے ریپسٹ ہو سکتا ہے وہ دو منٹ کے اندر تمھیں مار کے تمہاری لاش کو ٹھکانے لگا دیتا اور تمھیں ذرا خوف نہیں آیا تمھیں میر اخیال نہیں آیا ہالے تم ---
افففف بس بھی کر و و و اسکی بات کاٹ کر بولی تھی میں زندہ سلامت کھڑی ہوں نا تمہارے آگے کچھ نہیں ہوا مجھے
وہ اسکی بات کاٹ کر بولی تھی
بکو مت وہ چلایا تھا
اٹھو ابھی کے ابھی تم گھر جاو گی ابھی اور اسی وقت وہ اسکو بازو سے پکڑتے ہوئے بولا تھا

ہارون میری بات سنو مجھے وہاں رکنا تھا وہ آدمی بس 5 منٹ اور ہارون پلیز بات سنو میں اسکو دیکھنا چاہتی ہوں.

جاری ہے اگلی قسط.........

Bakhtnovel.online